پیمانہ ۴ صفحات ۱۶ قیمت ۱۲۰ روپے
ہفت روزہ آئینۂ میدان
۴ مارچ ۲۰۲۶ء بمطابق ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۴۷ھ
جلد ۲۲ شمارہ ۱۰ خصوصی اشاعت

سرائے عثمانیہ کا معرکہ: جب ۱۱ کھلاڑیوں نے ۴۲ ہزار تماشائیوں کے سامنے ہار ماننے سے انکار کر دیا

محمد اکرم ساجد چغتائی

سرائے عثمانیہ کا میدان اس دن معمول سے کہیں بڑا دکھائی دیتا تھا۔ صبح آٹھ بجے ہی گیٹ کھلے تو لوگ قطار باندھ کر اندر داخل ہونے لگے۔ کوئی ٹکٹ کی کھڑکی پر دھکم پیل کر رہا تھا، کوئی بچوں کو کندھوں پر بٹھائے ہوئے تھا، اور کئی بزرگ لاٹھی ٹیکتے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ سب کو ایک ہی بات کی جلدی تھی: کہیں وہ میچ کا آغاز نہ دیکھ لیں۔ یہ میچ عام میچ نہیں تھا۔ اسے ’’سرائے عثمانیہ بمقابلہ ریگزار الیون‘‘ کا نام دیا گیا تھا، اور دونوں ٹیموں کے درمیان برسوں سے ایک خاموش مقابلہ چلا آ رہا تھا۔

سرائے عثمانیہ کی ٹیم کا کپتان ۳۴ سالہ فاروق حسین تھا، جو پچھلے سات برس سے اس ٹیم کی قیادت کر رہا تھا۔ وہ ایک سیمنٹ فیکٹری میں کلرک ہے اور صبح دفتر جانے سے پہلے گھنٹہ بھر بیٹ پکڑتا ہے۔ اس کے برعکس ریگزار الیون کا کپتان ۲۶ سالہ عمران ڈیوڈ تھا، جو ایک کالج کا طالب علم ہے اور اپنی تیز رفتار گیند بازی کی وجہ سے مشہور ہے۔ دونوں کپتان ٹاس کے وقت مسکرا کر ہاتھ ملا رہے تھے، مگر آنکھوں میں وہی سنجیدگی تھی جو بڑے مقابلوں سے پہلے ہوتی ہے۔

ٹاس فاروق حسین نے جیتا اور پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ پہلی اننگز میں سرائے عثمانیہ کی ٹیم نے ۴۶ اوورز میں ۲۸۷ رنز بنائے۔ اوپنر ثاقب نواز نے ۷۴ رنز کی اننگز کھیلی، جس میں نو چوکے شامل تھے۔ درمیانی اوورز میں عمران ڈیوڈ نے لگاتار تین وکٹیں لے کر میچ کا رخ بدلنے کی کوشش کی، مگر نچلے بلے باز ٹیم کو باعزت اسکور تک لے گئے۔ ریگزار الیون کی جوابی اننگز ۴۱ اوورز میں ۲۶۳ رنز پر ختم ہوئی، یوں سرائے عثمانیہ نے ۲۴ رنز کی برتری حاصل کی۔

اصل ڈرامہ آخری اوور میں ہوا۔ ریگزار الیون کو جیت کے لیے ۱۱ رنز درکار تھے اور ان کے دو بلے باز کریز پر موجود تھے۔ فاروق حسین نے گیند اپنے ہاتھ میں لی۔ پہلی گیند پر ایک رن بنا، دوسری پر وائیڈ ہوئی، تیسری پر بلے باز نے لمبا شاٹ کھیلا مگر گیند باؤنڈری لائن سے چند گز پہلے کیچ ہو گئی۔ چوتھی گیند پر دوسرا بلے باز رن آؤٹ ہو گیا۔ پانچویں گیند پر نیا بلے باز صرف ایک رن لے سکا۔ یوں آخری گیند پر میچ برابر ہو گیا۔ اس کے بعد جو ہوا، اسے کرکٹ کی زبان میں ’’سپر اوور‘‘ کہتے ہیں۔

سپر اوور میں سرائے عثمانیہ نے ۱۴ رنز بنائے، جن میں فاروق حسین کے دو چھکے شامل تھے۔ ریگزار الیون کی ٹیم صرف ۹ رنز بنا سکی اور یوں سرائے عثمانیہ نے یہ معرکہ ۲۳ رنز سے جیت لیا۔ میدان میں موجود ۴۲ ہزار تماشائیوں نے کھڑے ہو کر دونوں ٹیموں کو داد دی، کیونکہ ایسا میچ برسوں میں کبھی کبھار ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔

میچ کے بعد فاروق حسین نے کہا کہ ٹیم نے یہ فتح کسی ایک کھلاڑی کی نہیں بلکہ پوری ٹیم کی محنت کا نتیجہ قرار دی۔ انہوں نے خاص طور پر ثاقب نواز کی اننگز اور آخری اوور میں ٹیم کے نوجوان فیلڈر حسن رضا کی تعریف کی، جس نے دو اہم کیچ پکڑے۔ دوسری طرف عمران ڈیوڈ نے شکست کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ ٹیم نے ہمت نہیں ہاری، مگر قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریگزار الیون اگلے سال بدلہ لینے کی پوری کوشش کرے گی۔

منتظمین کے مطابق اس میچ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا بڑا حصہ سرائے عثمانیہ کے ایک یتیم خانے کو دیا جائے گا، جبکہ باقی رقم ٹیموں کے تربیتی کیمپ پر خرچ ہوگی۔ سیکرٹری کرکٹ بورڈ سرائے عثمانیہ شاہد منیر نے اعلان کیا کہ اگلے ماہ اسی میدان پر ایک خواتین میچ بھی کرایا جائے گا، تاکہ مقامی لڑکیوں کو بھی کھیل کا موقع مل سکے۔ شائقین کی بڑی تعداد کا کہنا تھا کہ اگر ایسے میچ ہر مہینے ہوں تو میدان کبھی خالی نہ رہے۔

(بقیہ: صفحہ 6 کالم 1 میں ملاحظہ کریں)

’’صوفیانہ ہوٹل‘‘ میں ’’ہندستان‘‘ کی ’’ٹیکسٹائل‘‘ صنعت کا ’’ٹیکسٹائل‘‘ ہفتہ

صفحہ 11 کالم 3 سے آگے

ہندستان کی ٹیکسٹائل صنعت کا ہفتہ ۲۰۲۶ء کے ۱۰ مارچ سے ۱۶ مارچ تک منایا جائے گا۔ اس ہفتے کے دوران ملک بھر میں ٹیکسٹائل کے شعبے سے متعلق مختلف پروگرام منعقد ہوں گے۔ ان پروگراموں کا مقصد ٹیکسٹائل کی صنعت کو فروغ دینا اور اس شعبے سے وابستہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ ہفتے کا آغاز پیر کے روز ہوگا۔ اس دن ملک کے مختلف شہروں میں ٹیکسٹائل کے کارخانوں کے دروازے عوام کے لیے کھولے جائیں گے۔ وہاں لوگ کپڑا بننے کے مختلف مراحل دیکھ سکیں گے۔ اس کے بعد منگل کے روز ٹیکسٹائل کے طلبہ کے لیے مضمون نویسی اور تقریری مقابلے ہوں گے۔ ان مقابلوں کا موضوع ’’ہندستان کی ٹیکسٹائل صنعت کا ماضی، حال اور مستقبل‘‘ ہوگا۔

بدھ کے روز ٹیکسٹائل کے شعبے میں کام کرنے والے ہنرمند کاریگروں کے اعزاز میں تقریبات منعقد ہوں گی۔ ان تقریبات میں بہترین کاریگروں کو انعامات دیے جائیں گے۔ جمعرات کے روز ٹیکسٹائل کی برآمدات پر ایک سیمینار ہوگا۔ اس سیمینار میں برآمد کنندگان اور تاجروں کو مدعو کیا گیا ہے۔ ہفتے کا اختتام ہفتہ ۱۴ مارچ کو ہوگا۔ اس دن ملک کے مختلف شہروں میں ٹیکسٹائل کے بڑے بڑے شوروم کھلے رہیں گے۔ وہاں کپڑے کی خریداری پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔ ہفتے کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے سے متعلق مختلف تنظیموں کے نمائندوں کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوں گی۔ ان ملاقاتوں میں ٹیکسٹائل کی صنعت کو درپیش مسائل پر بات چیت ہوگی۔ ان مسائل کے حل کے لیے تجاویز بھی پیش کی جائیں گی